اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے قلم سے
شریعت کے بارے انمول تحفہ
مکمل 3 حصے
احکامِ شریعت
مع مختصر حالات .... اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت
تصنیف
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی
نظامیہ کتاب گھر

نام کتاب	ــــــــــ	احکامِ شریعت
تصنیف	ــــــــــ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ
کمپوزنگ	ــــــــــ	ورڈز میکر
سرورق	ــــــــــ	اے ایف ایس اینڈ ورڈ میکرز ویو 0345-4653373
ناشر	ــــــــــ	نظامیہ کتاب گھر، لاہور
سن اشاعت	ــــــــــ	جنوری 2009
پرنٹرز	ــــــــــ	اشتیاق اینڈ مشتاق
قیمت	ــــــــــ	=/150 روپے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

اقارب کی ایک فریاد لے کر حاضر ہوئے اور اپنی منظوم عرضی مسامع قدسیہ پر عرض کی جس کی ابتداء اس مصرع سے تھی۔

یامالک الناس ودیان العرب۔

اے تمام آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے جزاوسزادینے والے۔

حضور اقدس ﷺ نے ان کی فریاد سن کر رفع شکایت فرمادی۔

نبی ﷺ کو ایک شخص کا مالک کہنا آپ کے گمان میں معاذ اللہ کذب تھا۔ تمام آدمیوں کا مالک بتانا۔ یا مالک الناس۔ کہہ کر حضور کو ندا کرنا عیاذ اللہ سنکھوں مہاسنکھوں کذب کا مجموعہ ہوگا۔ حالانکہ یہ حدیث جلیل شہادت دے رہی ہے کہ صحابی نے حضور کو مالک تمام بشر کہا اور حضور اقدس ﷺ نے مقبول و مقرر رکھا۔

سادسا۔ بات یہ ہے کہ آپ کے خیال شریف میں مالک و مملوک کے یہی معنی تھے کہ زید عمر وکو تانبے کے کچھ ٹکوں یا چاندی کے چند ٹکڑوں پر خریدے۔ جبھی تو محمد رسول اللہ ﷺ کی مالکیت کو خلاف واقع فرمادیا۔ حالانکہ یہ مالکیت سخت پوچ لچر، محض بے وقعت بے قدر ہے کہ جان درکنار گوشت پوست پر بھی پوری نہیں۔ سچی کامل مالکیت وہ ہے کہ جان وجسم سب کو محیط اور جن و بشر سب کو شامل ہے۔ یعنی اولی بالتصرت ہونا کہ اس کے حضور کسی کو اپنی جان کا بھی اصلاً اختیار نہ ہو۔ یہ مالکیت حقہ صادقہ محیط شاطہ تامہ کاملہ حضور پرنور مالک الناس ﷺ کو بخلافت کبرائے حضرت کبریاء عزوعلا تمام جہان پر حاصل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

نبی زیادہ مالک ومختار ہے تمام اہل ایمان کا خود ان کی جانوں سے۔

وقال اللہ تبارک وتعالیٰ۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کردیں اللہ ورسول کسی

بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہ ہوا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

انا اولی بالمؤمنین من انفسھم. رواہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجۃ من ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ.

اگر یہ معنی مالکیت جناب مجیب کے خیال میں ہوتے تو محمد ﷺ کی مالکیت کو خلاف واقع نہ جانتے اور خود اپنی جان اور سارے جہان کو محمد رسول اللہ ﷺ کی ملک مانتے۔ ان سے زائد مرتبہ حق حقائق ہے جس کے سننے کو گوش شنوا سمجھنے کو دل بینا درکار ہے۔

وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ۝

وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ۝

وَلَا یُلَقّٰھَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَلَا یُلَقّٰھَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝

سابعاً۔ حدیث صحیح مسلم محض بے محل مذکور ہوئی۔ حدیث میں تعلیم تواضع ونفی تکبر اور آقاؤں کو ارشاد ہے کہ اپنے غلاموں کو عبد نہ کہو۔ نہ یہ کہ غلام بھی اپنے کو مولیٰ کا عبد یا دوسرے ان کو ان کے عبید نہ کہیں۔ یہ ہے قرآن کہ ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرما رہا ہے۔ آیت عنقریب گزری۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ صدقہ (رواہ احمد) مسلمان پر اپنے عبد اور اپنے گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔

والنسۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ.

فقہ کا محاورہ عامہ وائمہ صدر اول سے آج تک مستمرہ ہے۔

اعتق عبدہ دبر عبدہ

خود مولوی مجیب صاحب اپنے رسالہ نفع المفتی مسائل متعلقہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

ان اذن المولی عبدہ لھا یتخیر ۔ وہیں ہے ۔ وللمولی منع عبدہ

عجب ہے کہ زید و عمرو بلکہ کسی کافر و مشرک کے غلام کو اس کا عبد کہنے پر حدیث وارد نہ ہو اور محمد رسول اللہ کے غلاموں کو ان کا عبد کہنے پر معترض ہو۔

اِنَّ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَ الۡمُسۡلِمٰتِ وَالۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ وَالۡقٰنِتِیۡنَ وَالۡقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیۡنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیۡنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالۡخٰشِعِیۡنَ وَالۡخٰشِعٰتِ وَالۡمُتَصَدِّقِیۡنَ وَالۡمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیۡنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالۡحٰفِظِیۡنَ فُرُوۡجَهُمۡ وَالۡحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیۡنَ اللّٰهَ كَثِیۡرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۳۵﴾

۳۵۔ جو لوگ اللہ کے آگے سر اطاعت خم کرنے والے ہیں یعنی مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں کچھ شک نہیں کہ انکے لئے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّ لَا مُؤۡمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوۡلُهٗۤ اَمۡرًا اَنۡ یَّكُوۡنَ لَهُمُ الۡخِیَرَةُ مِنۡ اَمۡرِهِمۡ ؕ وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیۡنًا ﴿ؕ۳۶﴾

۳۶۔ اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی بات طے کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔ اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے وہ بالکل گمراہ ہو گیا۔

وَ اِذۡ تَقُوۡلُ لِلَّذِیۡۤ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِ اَمۡسِكۡ عَلَیۡكَ زَوۡجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

۳۷۔ اور جب تم اس شخص سے جس پر اللہ نے احسان کیا تھا اور تم نے بھی احسان کیا تھا یہ کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور تم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

کہ مجموعہ مبارکہ جامع مسائل ضروریہ حاوی احکام شرعیہ معدن نکات لطیفہ

مخزن اسرار عجیبہ

یعنی

بعض فتاوے حضور پرنور اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمیٰ بہ

احکامِ شریعت

حصہ اول

جسکو

جماعت مبارکہ رضائے مصطفے بریلی نے اپنے صرف سے

ابوالعلائی پریس آگرہ میں چھپوایا

تعالیٰ وجہہ کی طرف اضافت ہدایت کا اشتباہ امر ممنوع کا اشتباہ اور موجب لزوم احتراز ہے تو بالقصد اُس جناب ہدایت مآب کی طرف اضافت ہدایت کس درجہ سخت ممنوع ومفترض الاحتراز ہوگی یہاں مولیٰ علی کو ہادی کہنا حرام ہوگیا حالانکہ یہ احادیث صریحہ واجماع جمیع ائمہ اہل سنت وجماعت کے خلاف ہے شاید یہ عذر کیجئے کہ ہدایت بمعنی خلق کا اشتباہ موجب منع تھا اس معنے پر اضافت قصدیہ ضرور حرام بلکہ ضلال تام ہے نہ بمعنی تسبب کہ جائز ومعمول اہل اسلام ہے مگر یہ وہی عذر معمولی ہے جس کا رد گزر چکا کیا جب مولیٰ علی کی طرف اضافت کا اصلا قصد ہی نہ ہو اُس وقت تو بوجہ اشتراک معنی مولیٰ علی کی جانب ہدایت بمعنی خلق کی اضافت کا اشتباہ ہوتا ہے اور جب بالقصد خود حضرت مولیٰ علی ہی کی طرف اضافت مراد ہو تو اب وہ اشتراک معنی جاتا رہتا اور اشتباہ راہ نہیں پاتا اگر مانع اشتباہ مخلوق کا اُس معنے کے لیے صالح نہ ہوتا ہے تو صورت عدم قصد میں کیوں مانع نہیں اور اگر باوصف عدم صلوح اشتباہ قائم رہتا ہے تو صورت قصد میں کیوں واقع نہیں **حادی عشر** نہ صرف امیر المومنین علی بلکہ انبیائے کرام ورسل عظام وخود حضور پُر نور سید الانام علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کسی کی طرف اضافت ہدایت اصلا روا نہ رہے گی کہ بوجہ احتمال معنی بد وہم ایہام شرک ہے اب مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ہادی کہنا بھی حرام ہوگیا اور یہ قرآن عظیم وصحاح احادیث واجماع امت بلکہ ضروریات دین کے خلاف ہے **ثانی عشر** خود جناب مجیب نے اپنے فتاوے جلد سوم صفحہ ۴۸ میں اس لزوم احتراز کا رد صریح فرمادیا ادعائے ایہام کا فیصلہ بول دیا فرماتے ہیں سوال عبد النبی یا مانند آن نام نہادن درست ست یا نہ جواب اگر اعتقاد این معنی ست کہ این کس کہ عبد النبی نام دارد بندہ نبی ست عین شرک ست واگر عبد بمعنی غلام مملوک ست آنہم خلاف واقع ست واگر مجلزا عبد بمعنی مطیع ومنقاد گرفتہ شود مضائقہ ندارد ولیکن خلاف اولیٰ ست روی مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا یقولن

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی فریاد سن کر شکایت رفع فرما دی۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک شخص کا مالک کہنا آپ کے گمان میں معاذ اللہ کذب تھا تو تمام آدمیوں کا مالک بتانا یا مالک الناس کہنا حضور کو نذر کرنا عیاذاً باللہ سینکڑوں ہزاروں کذب کا مجموعہ ہوگا حالانکہ یہ حدیث جلیل شہادت دے رہی ہے کہ صحابی نے حضور کو مالک تمام بشر کہا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقبول و مقرر رکھا اسا دسا بات یہ ہے کہ آپ کے خیال شریف میں مالک و مملوک کے یہی معنے تھے کہ زید عمرو کو تانبے کے کچھ ٹکوں یا چاندی کے چند ٹکڑوں پر خریدے جبھی تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مالکیت کو (خلاف واقع) فرما دیا حالانکہ یہ مالکیت سخت پوچ بحر محض بے وقعت بے قدر ہے کہ جان درکنار گوشت پوست پر بھی پوری نہیں سچی کامل مالکیت وہ ہے کہ جان و جسم سب کو محیط اور جن و بشر سب کو شامل ہو یعنی اولٰی بالتصرف ہونا کہ اُس کے حضور کسی کو اپنی جان کا بھی اصلاً اختیار نہ ہو یہ مالکیت حقہ صادقہ محیطہ شاملہ تامہ کاملہ حضور پُرنور مالک الناس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بخلافت کبرائے حضرت کبریا عزّ وعلا تمام جہان پر حاصل ہے قال اللہ تعالیٰ النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسہم نبی زیادہ والی و مالک و مختار ہے تمام اہل ایمان کا خود اُن کی جانوں سے۔ وقال تبارک وتعالیٰ ما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من انفسہم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالاً مبینا ٥ نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کردیں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہ ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اولٰی بالمؤمنین من انفسہم رواہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر یہ معنے مالکیت جناب مجیب کے خیال میں ہوتے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مالکیت کو خلاف واقع نہ جانتے اور خود اپنی